Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۵/۴۰ | بدھ ۱۷ رجب ۱۴۱۰ھ ۱۴ تبلیغ ۱۳۶۹ ہش ۱۴ فروری ۱۹۹۰ء | نمبر ۳۸

محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی بیگم صاحبہ کی آنکھ کا آپریشن

احباب جماعت سے خصوصی دعاؤں کی درخواست

محترمہ صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ بیگم محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی آنکھ کا آپریشن ۱۲ فروری ۱۹۹۰ء کو سی ایم ایچ راولپنڈی میں ہوا۔ خدا کے فضل سے آپریشن کامیاب رہا ہے۔ احباب کرام سے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے کہ مولا کریم اپنا فضل نازل فرمائے اور بعد از آپریشن کی جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ محترمہ صاحبزادی صاحبہ کو اپنے حفظ و امان میں رکھے اور بھرپور کام کرنے والی طویل عمر سے نوازے۔

ارشاد عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"ممکن ہے کہ بعض لوگ یہاں ایسے ہوں کہ جو شیطان کے وجود ہی سے منکر ہوں لیکن مَیں کہتا ہوں کہ اس کے وجود سے انکار بھی نادانی ہے۔ کیا وہ مشاہدہ نہیں کرتے کہ انسان میں دو قوتیں موجود ہیں۔ بیٹھے بیٹھے ایک لہر اس کے دل میں آتی ہے کہ نیکی کروں اور اکثر اوقات وہ اس کا ایسا پابند ہو جاتا ہے کہ بلا اس کے تقاضا ادا کئے کے رہ ہی نہیں سکتا۔ اور اسی طرح کبھی اس کے دل میں ایسی لہر آتی ہے جو کہ بدی کیطرف رغبت دلاتی ہے اور وہ گھر سے اٹھ کر کنجروں کی طرف چلا جاتا ہے۔ پس یہ قوتیں ہیں جن میں سے بدی کے محرّک کا نام شیطان رکھ لو۔ انسان کے لئے یہ ضروری نہیں کہ وہ ابتدائی مراحل میں ہر ایک شئے کی حقیقت کو سمجھ لیوے۔ جیسے جیسے بتدریج اس کی معرفت ترقی کرتی ہے۔ ویسے ویسے وہ باریک در باریک امور کو سمجھتا جاتا ہے۔ آسمان کے ستاروں کو دیکھو کہ وہ اوّل سوائے نقطوں کے اور کچھ معلوم نہیں ہوتے۔ مگر جب انہی نقطوں کو دوربینوں سے دیکھا جاوے تو کس قدر عجائبات معلوم ہوتے ہیں اور سابقہ معرفت اس کے آگے ہیچ نظر آتی ہے اور انسان کو شرمندہ ہونا پڑتا ہے۔ کہ مَیں نے ان کو نقطہ کیوں سمجھا۔ ایسے ہی شیطان اور فرشتے کے وجود کا حال ہے کہ ان کو اوّل نقطوں کی طرح ماننا پڑتا ہے اور پھر اس دوربین سے جو انبیاءؑ لے کر آتے ہیں دیکھا جاوے تو ان کی اصل حقیقت معلوم ہوتی ہے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۱۳۳)

○ محترمہ اقبال نسیم صاحبہ اہلیہ مکرم ملک محمد یوسف صاحب محلہ دار الرحمت وسطی ربوہ کچھ عرصہ سے بیمار ہیں۔
احباب ان کی صحت کے لئے دعا کریں

یوم پیشگوئی مصلح موعود

تمام جماعتوں کے صدران اور سیکرٹریان اصلاح وارشاد کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ ۲۰ فروری کو یوم پیشگوئی مصلح موعود شایان شان طریق سے منائیں اور اس دن (یا اپنے حالات کے مطابق کسی اور قریبی دن) جلسہ منعقد کریں۔ مربیان خاص طور پر جماعتوں کو اس طرف متوجہ کریں اور کارروائی کی رپورٹ مرکز میں ارسال فرمائیں۔

(نظارت اصلاح وارشاد)

ہفتہ وقارِ عمل وشجرکاری

مجلس اطفال الاحمدیہ پاکستان کیطرف سے ۱۶ تا ۲۲ فروری ہفتہ وقارِ عمل وشجرکاری منایا جارہا ہے۔ تمام ناظمین اطفال سے گذارش ہے کہ اطفال کو ترغیب دیں کہ اس ہفتہ میں اپنے سب کام خود کریں۔ نیز اپنے گھروں اور ماحول کو صاف ستھرا رکھنے کے لئے وقارِ عمل کریں۔ اس ہفتہ کی رپورٹ سیکرٹری وقارِ عمل کے نام ارسال کی جائے

(سیکرٹری وقارِ عمل مجلس اطفال الاحمدیہ پاکستان)

ایک حسین معاشرہ کے قیام کیلئے ہماری اہم ذمہ داری

ارشادات سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو

"احمدیوں میں عام طور پر یہ احساس پایا جاتا ہے کہ کوئی احمدی بھوکا نہ رہے لیکن میرا احساس یہ ہے کہ ابھی اس حکم پر کما حقہ عمل نہیں ہو رہا۔ اس لئے آج میں ہر ایک کو جو ہماری کسی جماعت کا عہدیدار ہے متنبہ کرنا چاہتا ہوں کہ وہ ذمہ دار ہے۔ اس بات کا کہ اس کے علاقہ میں کوئی احمدی بھوکا نہیں سوتا۔ دیکھو میں یہ کہہ کر اپنے فرض سے سبکدوش ہوتا ہوں کہ آپ کو خدا کے سامنے جواب دہ ہونا پڑے گا۔ اگر کسی وجہ سے آپ کا محلہ یا جماعت اس محتاج کی مدد کرنے کے قابل نہ ہو تو آپ کا فرض ہے کہ مجھے اطلاع دیں میں اپنے رب سے اُمید رکھتا ہوں کہ وہ مجھے توفیق دے گا کہ میں ایسے ضرورت مندوں کی ضرورتیں پوری کر دوں ...... یہ ایک بڑی اہم ذمہ داری ہے۔ آپ کا فرض ہے کہ آپ اس کو ہر وقت یاد رکھیں اور اس کے متعلق ہر وقت سوچتے رہیں کیونکہ یہ ایک ایسی بات ہے جس پر عمل کرنے سے بڑے خوش کن نتائج پیدا ہو سکتے ہیں۔ وہ قوم جس کے ہر فرد کو معلوم ہو کہ میری ذمہ داری ساری قوم نے اپنے سر پہ اٹھائی ہوئی ہے۔ اس کے دل میں کتنا سکون اور کتنا اطمینان ہوگا اور اپنے رب کی حمد کے کتنے گہرے جذبات اس کے دل میں موجزن ہوں گے اور اپنے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کتنی محبت جوش میں آئے گی؟ ایک پُرامن پُرسکون، اخوت والا، محبت والا، پیار والا معاشرہ قائم ہو جائے گا جس پہ دنیا رشک کرنے لگے گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۷ دسمبر ۱۹۶۵ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر : آغا سیف اللہ ، پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ ، مقامِ اشاعت : دارالنصر غربی ربوہ
قیمت : ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۴، تبلیغ ۱۳۶۹ ہش ۱۴، فروری ۱۹۹۰ء

گناہ ــ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی

ہر وہ بوجھ جو انسان اُٹھا نہیں سکتا اس کا اسے مکلف کر دینا اور یہ تقاضا کرنا کہ وہ ضرور وہ بوجھ اٹھائے کسی طرح بھی درست نہیں ہو سکتا، توقع اس بات کی رکھئے جو وہ کر سکتا ہے۔ اور اگر جو کچھ وہ کر سکتا ہے وہ نہیں کرتا تو یقیناً موردِ الزام ٹھہرے گا۔ اسی لئے قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ وہ انسان پر کوئی ایسا بوجھ نہیں ڈالتا جو وہ اُٹھا نہ سکے۔ یعنی جس بوجھ کے اُٹھانے کی اسے طاقت ودیعت نہیں کی گئی۔

اسی کے پیشِ نظر حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ ہر احمدی سے یہ توقع رکھتے ہیں کہ

"جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے گناہوں سے بچتا رہونگا"

بچنا تو ہر گناہ سے چاہیئے۔ لیکن یہ صرف ایک اصول ہے۔ عملی صورت یہی ہے کہ جہاں تک ممکن ہے گناہوں سے بچا جائے۔ یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ کسی شخص میں گناہ سے بچنے کی طاقت ہے تو زیادہ لیکن وہ بچتا کم ہے۔ گویا اپنے فریضہ کی ادائیگی میں کوتاہی کرتا ہے۔ ہاں ایسا ہو سکتا ہے لیکن ایسے شخص کو یہ بات یاد دلانے کی ضرورت ہے کہ کس میں کتنی طاقت ہے اور کتنی نہیں ہے۔ اس کا صحیح طور پر علم خدا تعالےٰ کو ہے اور خدا تعالےٰ کو کوئی شخص بھی دھوکہ نہیں دے سکتا۔

گناہ نہ کرنا یا گناہ سے بچنا بھی اللہ تعالےٰ کی فرمانبرداری کے زمرہ میں آتا ہے۔ آخر انسان گناہ کیوں نہ کرے۔ وجوہات تو اور بھی گنوائی جاسکتی ہیں لیکن سب سے بڑی اور سب سے بنیادی وجہ یہ ہے کہ گناہ دراصل اللہ تعالےٰ کی نافرمانی ہے اور اس نافرمانی کو کسی صورت میں بھی سرزد نہ ہونے دینا چاہیئے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں کہ گناہ ایک زہر ہے۔ اور ہم جانتے ہیں کہ زہر انسانی زندگی کو ختم کر دیتی ہے۔ پس گناہ کر کے خدا تعالےٰ کی نافرمانی کے مرتکب ہونے کا یہی مطلب ہے کہ انسان نے اپنی روحانی زندگی کو نقصان پہنچایا ہے۔

سوچ سکو تو اس چھوٹی سی بات کو سوچ کے دیکھو
سب انسان ہیں بھائی بھائی، خون خرابہ، کیسا
گھر میں بیٹھ کے ٹھنڈی میٹھی آوازوں میں بولو
یہ مچھلی بازار کی صورت ، شور شرابہ کیسا

ابوالاقبال

اس کی بزمِ ناز میں پھر مے کے پیمانے چلے
کچھ نئے قصے چلے کچھ تازہ افسانے چلے

یار کی محفل میں عاشق بن گئے سیماب خُو
خود تڑپنا سیکھ کر اوروں کو تڑپانے چلے

کوئی ساحل ہے نہ پایاں بحرِ طوفاں خیز کا
یہ سفینے آج کس جانب خدا جانے چلے

تشنگانِ مے کا یہ اعزاز اے پیرِ مغاں
میکشوں کی جستجو میں آپ میخانے چلے

اِک نئے انداز سے تقسیمِ مے ہونے لگی
حشر کی تیزی سے میخواروں میں پیمانے چلے

کسقدر اے مے دیا تُو نے انہیں جوشِ سرور
آبگینے آج اک پتھر سے ٹکرانے چلے

ہیں بہم دست و گریباں شہر میں اہلِ خرد
اُن کو سمجھانے بیابانوں سے دیوانے چلے

کر چکی ہے سرد انساں کو برودت عقل کی
آج کچھ اہلِ جنوں خوں اس کا گرمانے چلے

اب تقاضا ہے کہ پھر مُردے کوئی زندہ کرے
قُم باذن اللہ یہ لاشوں کو فرمانے چلے

کس کے جلوے نے بلایا ماورائے التہاب
شمع کی رہ سے گزر جانے کو پروانے چلے

اہلِ گلشن کی دُعائیں ہیں تبسم ان کے ساتھ
یہ وہ طائر ہیں کہ جن کے ساتھ کاشانے چلے

عبدالرشید تبسم ایم۔اے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت فضل عمر
(اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو)

تلقین عمل

میرے نزدیک نوجوانوں میں محنت سے کام کرنے کی عادت کی ذمہ داری استادوں اور والدین پر عائد ہوتی ہے۔ کہ کیوں انہوں نے بچوں کو محنت اور مشقت کرنے کا عادی نہیں بنایا۔ ہمارا مقابلہ تو ان قوموں سے ہے جن کے نوجوانوں نے چالیس چالیس سال تک شادی نہیں کی اور اپنی عمریں لیباریٹریوں میں گذار دیں۔ اور کام کرتے کرتے میز پر ہی مر گئے۔ اور جاتے ہوئے بعض نہایت مفید ایجادیں اپنی قوم کو دے گئے۔ مقابلہ تو ایسے لوگوں سے ہے کہ جن کے پاس گولہ بارود اور دوسرے لڑائی کے ہتھیار نہ رہے تو انہوں نے امریکہ سے ردی شدہ بندوقیں منگوائیں اور انہی سے اپنے دشمن کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہو گئے۔ انگلستان والوں نے کہا کہ بے شک جرمن آجائے ہم اس سے سمندر میں لڑیں گے اگر سمندر میں لڑنے کے قابل نہ رہے تو پھر اس سے سمندر کے کناروں پر لڑیں گے اور اگر سمندر کے کناروں پر لڑنے کے قابل نہ رہے تو ہم اس سے شہروں کی گلیوں میں لڑیں گے اور اگر گلیوں میں لڑنے کے قابل نہ رہے تو ہم گھروں کے دروازوں تک مقابلہ کریں گے۔ اور اگر پھر بھی مقابلہ نہ کر سکے تو کشتیوں میں بیٹھ کر امریکہ چلے جائیں گے۔ مگر اس سے جنگ کرنا ترک نہیں کریں گے۔ ہمارا مقابلہ تو ایسے لوگوں سے ہے اور ہمیں ان سے مقابلہ کرنے کے لئے ایسے نوجوان دیئے جاتے ہیں۔ جو کہتے تو یہ ہیں کہ ہم بھوکے رہیں گے کہتے تو یہ ہیں کہ ہم جنگلوں اور پہاڑوں اور ویرانوں میں جائیں گے۔ کہتے تو یہ ہیں کہ ہم وطن سے بے وطن ہوں گے کہتے تو یہ ہیں کہ ہم اپنی ہر ایک عزیز چیز کو قربان کرنے کے لئے تیار رہیں گے۔ لیکن جب ان کو کام پر لگایا جاتا ہے۔ تو کوئی کہہ دیتا ہے میرا چالیس روپے میں گذارہ نہیں ہو سکتا۔ اس لئے بھاگ آیا ہوں کوئی کہہ دیتا ہے کہ میرا وہاں دل نہیں لگتا تھا۔ اس لئے میں کام چھوڑنے پر مجبور ہوا اور ساتھ ہی لکھ دیتا ہے کہ سلسلہ میرے اس فعل پر برا نہ منائے۔ اور میرا وقف قائم رکھا جائے۔ جاتا تو وہ اپنی ماں باپ یا بیوی کی معیت میں وقت گذارنے کے لئے ہے۔ کیونکہ وہ اداس ہو گیا تھا۔ لیکن ساتھ ساتھ یہ بھی کہتا جاتا ہے کہ میرا وقف قائم رکھا جائے۔ ایسے نوجوان ہیں جو ہمیں دیئے جاتے ہیں۔ ان سے کسی نے کام کیا لینا ہے۔ ہمیں تو ایسے آدمیوں کی ضرورت ہے کہ جہاں ان کو کھڑا کیا جائے وہ وہاں سے ایک قدم بھی نہ ہلیں۔ سوائے اس کے کہ ان کی لاش ایک فٹ ہماری طرف گرے تو گرے۔ لیکن زندہ انسان کا قدم ایک فٹ آگے پڑے پیچھے نہ آئے۔ ہمیں تو ایسے آدمیوں کی ضرورت ہے اور یہی لوگ ہیں جو قوموں کی بنیاد کا کام دیتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم کے متعلق فرماتا ہے کہ ان میں سے ہر آدمی کفن بردوش ہے (   ) کہ ان میں سے کچھ لوگوں نے دین حق کی راہ میں جانیں دے دی ہیں اور کچھ انتظار کر رہے ہیں۔ یہ وقف ہے جو دنیا میں تغیر پیدا کیا کرتا ہے۔ پس اساتذہ اور والدین کا فرض ہے۔ کہ وہ بچوں کی پوری طور پر نگرانی کریں اور انہیں محنت کا عادی بنائیں۔ نماز روزہ اور دیگر دین حق کے احکام کا پابند کریں۔ دین کے حکموں کے متعلق ان کے اندر دلچسپی پیدا کریں۔ اساتذہ طالب علموں کے ماں باپ کو انگیخت کریں کہ وہ اپنے بچوں کی تعلیم کا پورا پورا خیال رکھیں۔ اور حقیقت یہ ہے کہ مائیں ہی آئندہ اچھے یا برے مستقبل کی ذمہ دار ہوتی ہیں۔ کیونکہ بچہ اکثر اخلاق چھوٹی عمر میں سیکھتا ہے اگر مائیں کڑی نگرانی کریں اور ان کے اندر کوئی بری بات پیدا نہ ہونے دیں تو وہ بڑے ہو کر بہت حد تک بری عادات سے محفوظ رہتے ہیں لیکن اگر بچپن ہی میں بچے کو چوری کی یا جھوٹ بولنے یا کوئی اور بری عادت سے باز نہ رکھیں تو بڑا ہو کر اس عادت کو چھوڑ نہیں سکتا۔ ہمارے ملک میں مشہور ہے کہتے ہیں کوئی ماں تھی۔ اس کا لڑکا چور ہو گیا۔ پھر چور سے ڈاکو بنا ایک دفعہ ڈاکے میں اس سے قتل ہو گیا۔ اس قتل کی وجہ سے اسے پھانسی کی سزا ملی۔ جب اسے پھانسی دینے لگے تو اس نے کہا کہ مجھے اجازت دی جائے کہ اپنی ماں سے ایک بات کر لوں اس پر ماں کو بلایا گیا۔ جب وہ آئی تو اس نے کہا میں اس سے کان میں بات کرنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے کہا اسی طرح کر لو۔ اس نے اپنی ماں کے قریب ہو کر زور سے اسکے "کلے" کو کاٹا۔ ماں چیخیں مارتی ہوئی پیچھے کو بھاگی۔ لوگوں نے اس کو لعنت ملامت کی کہ تم بڑے بدکردار آدمی ہو تمہیں پھانسی مل رہی ہے اور پھر بھی تم نے اس سے عبرت حاصل نہیں کی اور تمہارا دل نرم نہیں ہوا اب تم نے ماں کے "کلے" پر کاٹ کھایا ہے۔ اس نے کہا آپ لوگوں کو علم نہیں کہ مجھ کو یہ پھانسی ماں کی وجہ سے مل رہی ہے میرا "کلہ" کاٹنا پھانسی کے مقابلے میں کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتا اصل بات یہ ہے کہ میری ماں کو میری جگہ پھانسی ملنی چاہیئے۔ پھر اس نے بتایا کہ میں چھوٹا بچہ تھا لیکن آوارہ پھرا کرتا تھا۔ اگر کوئی شخص میری ماں سے میرے متعلق شکایت کرتا تو میری ماں اس سے لڑتی تھی کہ میرا بچہ تو ایسا نہیں۔ یہ لوگ دشمنی سے ایسا کہتے ہیں۔ پتہ نہیں کیوں ان کو میرے بچے سے دشمنی ہو گئی ہے۔ میرا بچہ تو نالائق نہیں۔ میں مدرسے سے پنسل کاغذ قلم دوات وغیرہ چرا کر لاتا تو میری ماں کہتی یہاں نہ رکھو کوئی دیکھ لے گا۔ وہاں رکھو۔ اگر کوئی شخص میری چوری کے متعلق شکایت کرتا تو میری ماں اسے گالیاں دیتی کہ ناحق میرے بچے کو بدنام کر رکھا ہے۔ ان باتوں سے میں چور بنا اور پھر چور سے ڈاکو بنا۔ ڈاکے میں مجھ سے قتل ہوا جس کی وجہ سے مجھے پھانسی پر لٹکایا جا رہا ہے۔ اس قتل کی ساری ذمہ داری میری ماں پر ہے۔ اس لئے اس کا کلہ کاٹا جانے کی بجائے درحقیقت پھانسی کی سزا اسے ملنی چاہیئے تھی نہ کہ مجھے۔

اسی طرح بعض لڑکے اپنے آپ کو وقف کرنا چاہتے ہیں اور ماں باپ روکتے ہیں۔ کہ زندگی وقف نہ کرو بلکہ کسی دوسری جگہ ملازمت کرلو۔ چندے سے دین کی خدمت کرتے رہنا حالانکہ جہاں آدمیوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ وہاں چندے سے کام نہیں بنتا۔ میرے نزدیک اس کی ایک حد تک ذمہ داری لجنہ اماء اللہ پر بھی ہے۔ اگر لجنہ اماء اللہ دین کی ضرورتوں، وقت کی اہمیت کو اچھی طرح عورتوں کے ذہن نشین کرا دے تو سال کے اندر اندر جس طرح کہتے ہیں کہ زمین نے اپنا کلیجہ نکال کر باہر رکھ دیا۔ اسی طرح عورتیں بھی اپنا کلیجہ نکال کر باہر رکھ دیں۔ عورتوں کا کلیجہ اولاد ہوتی ہے۔ اگر مائیں اپنے لڑکوں کو زندگی وقف کرنے اور دوسرے دینی کاموں میں حصہ لینے کی تحریک کریں تو میں سمجھتا ہوں کہ بہت زیادہ نوجوان اپنے آپ کو وقف کرنے لگ جائیں ۔۔

مقابلہ مضمون نویسی خدام الاحمدیہ

شعبہ تعلیم خدام الاحمدیہ پاکستان کے تحت سالانہ مقابلہ مضمون نویسی کے علاوہ دوران سال بھی چھوٹے چھوٹے مقابلے کروائے جائیں گے۔ اس سلسلہ کے پہلے مقابلہ کا عنوان "پختہ عزم اور ہمت" مقرر کیا جاتا ہے۔

مضمون مرکز میں بھجوانے کی آخری تاریخ ۱۵ مارچ ہے۔

الفاظ کی تعداد ۱۰۰۰ تا ۱۵۰۰ ہوگی قریباً آٹھ فل سکیپ صفحات۔

انعامی رقم اول، دوم، اور سوم کے بالترتیب ۳۰۰ روپے ۲۰۰ روپے ۱۰۰ روپے ہوگی۔

تمام شہری مجالس کی نمائندگی اس میں لازمی ہے۔

دیگر مجالس کو بھی شرکت کی تحریک کی جاتی ہے۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

بے خدا کوئی بھی ساتھی نہیں تکلیف کے وقت
اپنا سایہ بھی اندھیرے میں جدا ہوتا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

نون سین

جنوبی افریقہ

جنوبی افریقہ کی حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ سیاہ فام لوگوں کے قومی رہنما نیلسن منڈیلا کو جو قریباً تیس ۳۰ سال سے جیل میں ہیں رہا کر دیا جائے اور اس کے ساتھ ہی ان کی نیشنل کانگریس پر جو پابندی عائد ہے اسے بھی ختم کر دیا جائے۔ نیلسن منڈیلا کی رہائی ساری دنیا کے لئے خوشی کا باعث ہوگی کیونکہ اب وہ آزادی مانگنے والے افراد کی علامت بن چکے ہیں۔ ۳۰ سال کا عرصہ جیل میں رہنا اور پھر بھی اپنی قوم کی رہنمائی کا سہرا اپنے سر رکھ سکنا کوئی معمولی بات نہیں ہے۔

جنوبی افریقہ میں جو نسل پرستی کے پیدا کردہ حالات ہیں ان کی وجہ سے متعدد حکومتیں ان کے ساتھ رابطہ رکھنا مناسب نہیں سمجھتیں امریکہ نے بھی بعض پابندیاں لگا رکھی ہیں۔ صدر جارج بش نے گذشتہ روز کہا کہ ہمیں اس بات سے بہت خوشی ہے کہ جنوبی افریقہ کی حکومت نیلسن منڈیلا کو رہا کر رہی ہے۔ اب ہم ان پابندیوں کو نرم یا ختم کرنے کے لئے سوچیں گے جو ہم نے جنوبی افریقہ پر لگا رکھی تھیں انہوں نے مزید کہا کہ میں سمجھتا ہوں کہ جب لوگ اپنے رویے میں تبدیلی لائیں تو تعلقات پر نظر ثانی ضروری ہو جاتی ہے۔ مسٹر بش جب "زیلے" جا رہے تھے (نارتھ کیرولینا) تو انہوں نے ایئر فورس کے ہوائی جہاز میں سوار ہونے سے قبل اپنی اس خوشی کا اظہار کیا۔

جنوبی افریقہ کے صدر فریڈرک ڈے کلارک نے کہا ہے کہ منڈیلا کو بغیر کسی شرائط کے رہا کیا جائے گا۔ اگرچہ رہائی کا وقت نہیں بتایا گیا۔ افریقن نیشنل کانگریس پر سے پابندیاں اٹھانے کا بھی انہوں نے ذکر کیا اور بعض دوسرے گروپوں کو بھی اس سلسلے میں آزادی دینے کا اعلان کیا اور اس اعلان کے متعلق مسٹر بش نے کہا کہ یہ بات نہایت دلچسپ ہے اور میں اسے پوری طرح مثبت اقدام کہتا ہوں۔ انہوں نے جنوبی افریقہ کے متعلق اس خیال کا بھی اظہار کیا کہ اب وہاں یہ سمجھا جانے لگا ہے کہ حالات میں تبدیلی لانا نہایت ضروری ہے۔ معاشرتی زندگی کو بدلنے کے بغیر گزارہ نہیں۔ جہاں تک مسٹر بش کے اس خیال کا تعلق ہے کہ اب پابندیاں اٹھا لینی چاہئیں وہ از خود تو ایسا نہیں کر سکتے لیکن انہوں نے وعدہ کیا ہے کہ وہ اس بات کو کانگریس کے سامنے رکھیں گے۔ جارج بش کے علاوہ دنیا کے دیگر عمائدین نے بھی صدر (جنوبی افریقہ) ڈے کلارک کے اعلان پر اظہار مسرت کیا ہے مثلاً برطانوی وزیر اعظم مارگریٹ تھیچر نے اس اعلان کو تاریخی سنگ میل بتایا اور یہ بھی کہا کہ اس اعلان سے ان کی اپنی حکومت کی پالیسی مثبت نتائج نکلنے کا ذریعہ ثابت ہوئی۔ وہ کسی وقت بھی جنوبی افریقہ سے تعلقات پوری طرح منقطع کر لینے کی قائل نہیں تھیں۔ انہوں نے اپنے بیان میں یہ بھی کہا کہ میں سمجھتی ہوں کہ جن حکومتوں نے جنوبی افریقہ پر کچھ پابندیاں لگائی ہوئی ہیں وہ اب ان پابندیوں کو واپس لینے پر غور کریں گے، تاکہ جنوبی افریقہ کی حوصلہ افزائی ہو اور وہ اس راستے پر مزید قدم اٹھا سکے۔ مغربی جرمنی کی حکومت کے نمائندے مسٹر فوگل نے بھی اس خبر کا خیر مقدم کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ انہیں اس بات کی امید ہے کہ اس پر جلد عمل درآمد کیا جائے گا اور اس کے جلد ہی بعد باقی سیاسی قیدیوں کو بھی رہائی مل سکے گی۔ نیشنل کانگریس پر سے پابندی اٹھائی جانے کے متعلق انہوں نے کہا کہ یہ سیاہ فام اور سفید فام لوگوں کو قریب تر لانے کا ذریعہ ثابت ہوگا۔ جنوبی افریقہ کے ایک اور رہنما مسٹر سسی سولو نے سٹاک ہالم کے دورے کے دوران کہا کہ اس وقت وہ پابندیاں اٹھا لینے کے حق میں نہیں ہیں۔ کیونکہ یہی پابندیاں جنوبی افریقہ کی حکومت کو سیاہ فام باشندوں کے رہنماؤں سے گفت و شنید کرنے پر مجبور کر رہی ہیں۔

جنوبی افریقہ کے اس اعلان کے بعد نیلسن منڈیلا کی بیوی وِنی نے اپنے خاوند سے ۵ گھنٹے تک ملاقات کی اور اس ملاقات کے بعد انہوں نے اس خیال کا اظہار کیا کہ منڈیلا کی رہائی میں ابھی بعض مراحل طے کرنے باقی ہیں اور ان مراحل کے لئے صدر ڈے کلارک کو کوشش کرنی چاہیئے کیونکہ یہ مشکلات صرف وہی حل کر سکتے ہیں۔ ان میں سے ایک مشکل ہنگامی حالات کا جاری رہنا ہے۔ وِنی کے خیال میں منڈیلا کی رہائی سے پہلے ہنگامی حالات کا خاتمہ ہونا چاہیئے۔ جب ان سے یہ پوچھا گیا کہ ڈے کلارک کی تقریر کے متعلق منڈیلا کا کیا خیال ہے تو انہوں نے جواب دینے سے انکار کر دیا۔ صرف اتنا کہا کہ اس کے جواب میں منڈیلا اپنا بیان تیار کر رہے ہیں اگرچہ اس بیان کی اشاعت کی اجازت حکومت کے نمائندوں کے ہاتھ میں ہے۔ جیسی جیکسن (امریکہ) نے کہا ہے کہ جنوبی افریقہ کی حکومت کو ساری دنیا سے پذیرائی صرف اسی وقت حاصل ہو سکتی ہے۔ جب وہ نسل پرستی کے تمام قوانین کو ختم کر دے اور حقیقت یہ ہے کہ ڈے کلارک اب حالات کا دھارا موڑ نہیں سکتے۔ انہیں چاہیئے کہ وہ جس راستے پر چل پڑے ہیں اب چلتے رہیں۔

بنگلہ دیش

بنگلہ دیش کے صدر حسین محمد ارشاد نے اپنے ہم وطنوں کو یقین دلایا ہے کہ انتخابات آزادانہ اور منصفانہ ہوں گے۔ یہ بات انہوں نے گذشتہ اتوار کے روز چٹاگانگ میں ایک بہت بڑی ریلی سے خطاب کرتے ہوئے کہی دراصل مخالف پارٹیاں لوگوں سے اپیل کر رہی ہیں کہ چار مارچ سے ہونے والے تمام انتخابات کا بائیکاٹ کیا جائے۔ اور اسی بات کے جواب میں وہ لوگوں کو یقین دلانا چاہتے ہیں کہ چونکہ انتخابات منصفانہ اور آزادانہ ہوں گے اس لئے سب کو ان انتخابات میں حصہ لینا چاہیئے۔ صدر ارشاد کے مخالفین نے ان پر الزام لگایا ہے کہ انہوں نے سنہ ۱۹۸۸ء کے پارلیمنٹری الیکشن میں دھوکے سے کام لیا تھا۔ اور ناجائز وسائل کے ذریعے اپنی جاتیا پارٹی کو مضبوط بنانے کی کوشش کی تھی۔ سنہ ۱۹۸۸ء میں جاتیا پارٹی نے بہت زبردست فتح حاصل کی تھی۔ لیکن اس کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ تمام بڑی پارٹیوں نے اس انتخاب کا بائیکاٹ کیا تھا۔ اور آزاد تجزیہ کرنے والوں نے یہ بات کہی تھی کہ اس الیکشن میں صرف چند ایک لوگ ووٹ ڈالنے کیلئے پولنگ سٹیشنوں پر گئے تھے۔

سرکاری نیوز ایجنسی "باس" نے یہ کہا ہے کہ صدر ارشاد نے لاکھوں آدمیوں کی ریلی میں آزادانہ اور منصفانہ انتخابات کروانے کی یقین دہانی کی ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ مخالف پارٹیوں نے سٹرائک اور تشدد کے ذریعے ان کا راستہ روکنے اور انہیں سربراہی سے برطرف کرنے کی جو کوشش کی ہے وہ ہر لحاظ سے ناکام رہی ہے۔ اس لئے انہوں نے اپنے مخالفین کو اپیل کی ہے کہ وہ الیکشن کے ذریعے اپنا حق مانگیں اور جو چاہتے ہیں وہ انتخابات ہی کی راہ سے حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ مخالف پارٹیوں کو اب یہ احساس ہو جانا چاہیئے کہ لوگ ہڑتالوں سے تنگ آئے ہوئے ہیں اور وہ ہڑتالوں کی تحریک کو کلی طور پر مسترد کر رہے ہیں۔ اگرچہ یہ ہونے والے انتخابات غیر پارٹی بنیاد پر ہوں گے لیکن مخالف پارٹیوں نے اپنے ممبروں کو آزاد ممبروں کی حیثیت سے کھڑا کیا ہے۔

فلپائن

فلپائن کے آنجہانی صدر کی بیوہ ایملڈا مارکوس پر مارچ کے مہینے میں امریکہ میں مقدمہ چلایا جائے گا۔ یہ بات سینیٹ کے صدر یو بیٹو سے سونگا نے بتائی ہے۔ مسٹر سے سونگا ان لوگوں میں شامل ہیں جو فرڈی نینڈ مارکوس کی چھپی ہوئی دولت کی تلاش میں مصروف ہیں۔ قارئین کو یاد ہوگا کہ گذشتہ ستمبر میں ہوائی میں فرڈی نینڈ مارکوس نے وفات پائی تھی۔ امریکہ کی حکومت نے فرڈی نینڈ مارکوس اور اس کی اہلیہ ایملڈا کو اس بات کا مجرم قرار دیا ہے کہ انہوں نے دس کروڑ ڈالر فلپائن سے چرائے تھے تاکہ نیو یارک میں جائیداد خرید سکیں۔ اور پھر امریکہ کو دھوکہ دے کر ساڑھے سولہ کروڑ ڈالر ہتھیا لئے اور خریدی ہوئی جائیداد پر مزید خرچ کیا۔ سعودی عرب کے ارب پتی عدنان خشوگی جو مارکوس (میاں بیوی) کے دوست تھے وہ بھی اس مقدمے میں ملوث ہیں۔ مسٹر سے سونگا نے کہا کہ پراسیکیوٹر نے مسز مارکوس کو پچاس لاکھ ڈالر کی ضمانت پر رہا کرنے کی پیش کش کی ہے پراسیکیوٹرز نے ایک معاہدہ پیش کیا جس میں کہا گیا ہے کہ مسز مارکوس اس جرم کا اعتراف کر لیں گی کہ ڈاک کے ذریعے انہوں نے دھوکہ دہی کی ہے اور انصاف کی راہ میں روک ڈالی ہے۔ یہ ایسی بات ہے جس کی زیادہ سے زیادہ انہیں ایک یا دو سال کی قید کی سزا ہو سکتی ہے اور سزا بھی ایسی کہ اس پر عمل درآمد رکوایا جا سکے شرط یہ رکھی گئی ہے کہ وہ فلپائن کی حکومت کو ۶۵ کروڑ ڈالر واپس کر دیں۔ مارکوس ۲۰ سال تک فلپائن کے سربراہ رہے۔

کورازون اکینو نے مارکوس اور اس کی اہلیہ پر الزام لگایا ہے کہ انہوں نے فلپائن سے کروڑوں ڈالر ناجائز طریق پر حاصل کئے تھے۔

تمام ناظمین اطفال مجالس و اضلاع سے گزارش ہے کہ اپنی اپنی مجالس و اضلاع کی فہرست تجنید مکمل کر کے جلد از جلد ارسال فرمائیں۔

سیکرٹری تجنید

(مجلس اطفال الاحمدیہ پاکستان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگاں

مکرم ڈاکٹر عبدالرحمٰن احمدی کامٹی

عبدالباسط شاہد

کوئی تیس سال سے بھی زیادہ ہو گئے جب یہ خاکسار جامعۃ المبشرین سے فارغ التحصیل ہو کر عملی تربیت حاصل کرنے اور خدمت کے میدان میں کراچی متعین کیا گیا۔ اس وقت ہمارے بزرگ مولانا عبدالمالک خان صاحب تعلیمی و تربیتی میدان میں اپنی مخصوص منکسر المزاجی اور ہمت و لگن کے ساتھ نہایت مفید اور قابل رشک خدمات بجا لا رہے تھے۔ چوہدری رشید الدین صاحب بھی میرے ساتھ ہی وہاں گئے تھے۔ مولانا صاحب نے ہماری ہر طرح حوصلہ افزائی فرمائی۔ آپ کی گفتگو بہت ہی دلچسپ اور معلومات افزا ہوتی تھی۔ باتوں باتوں میں انہیں اچانک کچھ یاد آیا اور فرمانے لگے کہ یہاں پر ہیضہ کی بعض وارداتیں ہوئی ہیں بہتر ہوگا کہ ہم حفاظتی ٹیکہ کروا لیں۔ یہی سوچ کر ہم ان کے "دولت خانہ" سے (جو قائد اعظم محمد علی جناح روڈ (المعروف بندر روڈ) پر ایک چھوٹی سی عمارت کے ایک حصہ پر مشتمل تھا۔ جس کے ایک کمرہ کو تقسیم کر کے نصف حصہ آپ کی رہائش گاہ کے طور پر استعمال میں آتا تھا اور اس حصہ کو مزید تقسیم کرنے کیلئے ایک پردہ کھینچ کر اسے کمرہ ملاقات اور مہمان خانہ بھی بنا لیا جاتا تھا) نکلے۔ رستہ میں مولانا صاحب نے فرمایا کہ کیا اچھا نہ ہوگا کہ ہم انجکشن کی دوائی خرید کر لیتے جائیں۔ ویسے ڈاکٹر صاحب اسے پسند تو نہیں کریں گے۔ ہم تو یہی کہہ سکتے تھے کہ جس طرح آپ مناسب سمجھیں۔ بہرحال ایسی باتوں میں چلتے چلتے رستہ میں دوائی خرید لی گئی اور ہم کراچی کے ایک بہت گنجان علاقہ میں ایک چھوٹی سی دکان پر پہنچ گئے جس پر "ڈاکٹر عبدالرحمٰن احمدی" کا بورڈ آویزاں تھا۔ یہاں پر ہماری پہلی ملاقات اس بزرگ ہستی سے ہوئی جس کے اخلاص۔ سادگی۔ قناعت اور غربا پروری جیسے قابل رشک اوصاف کی وجہ سے ان کی قدر و منزلت میں ہمیشہ اضافہ ہی ہوتا رہا۔

ڈاکٹر صاحب سے ابتدائی تعارف ہوا وہ میرے دادا بزرگوار میاں فضل محمد ہرسیاں والے کو بخوبی جانتے تھے۔ میرے چچا جان مولوی صالح محمد صاحب کے متعلق تو یہ بھی بتایا کہ جب وہ امرتسر ہوتے تھے تو وہاں ایک دفعہ بیمار ہو گئے۔ مجھے پتہ چلا تو میں خود جا کر انہیں اپنے ہاں لے آیا اور مکمل آرام کرنے تک بااصرار انہیں اپنے ہاں ہی رکھا۔ ان باتوں کے بعد مولانا عبدالمالک خان صاحب نے دوا کی شیشی اپنی جیب سے نکالتے ہوئے اپنی آمد کا اصل مقصد بتایا تو ڈاکٹر صاحب کا چہرہ متغیر ہو گیا یوں لگتا تھا کہ انہیں ہماری اس حرکت سے بہت دکھ پہنچا ہے۔ وہ مولوی صاحب سے کہنے لگے کہ یہ دونوں تو اجنبی ہیں اور مجھے نہیں جانتے مگر آپ تو مجھے ایک عرصہ سے بخوبی جانتے ہیں اور آپ کو خوب معلوم ہے کہ میں سلسلہ کے خدام کی خدمت اپنے لئے خوشی کا باعث اور سعادت سمجھتا ہوں۔ جماعت کے خدام ہی نہیں میں تو ہر مذہب کے خدمت گاروں کی وہ پنڈت ہو۔ پادری ہو یا گرنتھی ہو خدمت کرتا ہوں۔ اور ان سے بھی علاج کا معاوضہ نہیں لیا کرتا۔ مولانا صاحب نے کچھ کہنے کی کوشش کی مگر ڈاکٹر صاحب محترم بہت جذبات میں تھے۔ اور مولانا صاحب کو سوائے معذرت طلبی کے اور کوئی صورت نظر نہ آئی۔ تو یہ تھی ڈاکٹر کامٹی صاحب سے ہماری پہلی یادگار ملاقات۔ اس کے بعد زندگی بھر آپ سے تعلق رہا۔ اور ان کی خوبیوں کے بہت سے پہلو دیکھنے میں آتے رہے۔ ڈاکٹر صاحب سکھ خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ نوجوانی میں ہی فطری سعادت کی وجہ سے حضرت مولانا نور الدین کے ہاتھ پر دین حق قبول کرنے کی توفیق ملی۔ بتایا کرتے تھے کہ میرے رشتہ داروں نے شدید مخالفت کی ڈرا دھمکا کر واپس لے جانا چاہا۔ بزور واپس لیجانے کی کوشش کی اپنی ہر کوشش میں ناکام ہو کر میرے والد میرے پاس آئے اور کہنے لگے کہ تم بے شک اپنے مذہب پر قائم رہو مگر میرے ساتھ گاؤں جا کر خاندانی نمبرداری اپنے نام لکوالو۔ تا ہمارا یہ اعزاز برقرار رہے بعد میں بے شک تم یہاں واپس آجانا۔ ڈاکٹر صاحب نے حضرت مولانا نور الدین کی خدمت میں معاملہ پیش کیا۔ حضور نے فرمایا کہ میاں عبدالرحمٰن گورداسپور (ضلعی صدر مقام) جا کر ڈپٹی کمشنر کی عدالت میں بیان دے آؤ کہ میں نمبرداری سے دستبردار ہوتا ہوں۔ بے نفس اور مخلص مرید نے کمال فرمانبرداری سے تعمیل کی۔ بتایا کرتے تھے کہ ڈپٹی کمشنر میرا بیان سن کر بہت حیران ہوا اور کہنے لگا کہ لوگ تو یہ اعزاز حاصل کرنے کیلئے مارے مارے پھرتے ہیں اور جائز و ناجائز حربے استعمال کرتے ہیں۔ تم یہ عجیب اور الٹی حرکت کیوں کر رہے ہو "جناب یہ میرے پیر کا حکم ہے" مختصر جواب تھا۔ قادیان واپس آکر حضور کی خدمت میں رپورٹ پیش کی۔ حضور سن کر بہت خوش ہوئے اور بڑے عجیب جذبہ کیف کے عالم میں فرمایا "عبدالرحمان! نور دین کا خدا بہت نمبرداریاں دے گا" یہ بات سناتے ہوئے ڈاکٹر صاحب ہمیشہ ہی چشم پر آب ہوتے اور بتایا کرتے تھے کہ واقعی خدا نے مجھے بہت نمبرداریاں عطا کیں۔

ڈاکٹر صاحب کے علاج کا انداز بھی بہت کچھ مختلف تھا جس میں معروف ڈاکٹری طریق سے زیادہ توکل یقین اور ہمدردی کا پہلو زیادہ نمایاں ہوتا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ آپ نے برصغیر پاک و ہند اور افریقہ میں جہاں بھی پریکٹس کی بہت مقبول اور ہر دلعزیز رہے۔ یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ آپ التزاماً اپنے نام کے ساتھ "احمدی" لکھتے تھے۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے آپ کی خوبیاں آپ کی اولاد میں بھی پائی جاتی ہیں۔ آپ کی ایک بیٹی لیڈی ڈاکٹر آصفہ صاحبہ۔ اسی طرح آپ کی ایک دوسری بیٹی ثریا صاحبہ اور ان کے شوہر چوہدری رشید صاحب سے معاملہ پڑتا رہا اخلاص و فدائیت کا بہت عمدہ نمونہ ہیں۔ چند ماہ قبل میرے بعض عزیز ایک خطرناک حادثہ سے دوچار ہو گئے۔ جس میں انہیں شدید چوٹیں آئیں۔ آدھی رات کے وقت لیڈی ڈاکٹر آصفہ صاحبہ کے ہاں فون پر اطلاع دی تو ان کے مخلص شوہر نعیم صاحب اور ان کی بیٹی (جو اللہ کے فضل سے خود بھی لیڈی ڈاکٹر ہیں) اطلاع ملتے ہی ہسپتال پہنچ گئے اور ساری رات مریضوں کی دلجوئی ہمدردی اور علاج وغیرہ میں مدد کرتے رہے۔

اللہ تعالیٰ ڈاکٹر صاحب کے درجات بلند فرماوے اور ان کی اولاد کے ذریعہ ان کی نیکیوں کو قائم رکھے اور حسنات دارین سے نوازے۔

یاد رفتگاں

محترمہ راج بی بی صاحبہ

مکرم محمد اسحاق صاحب آف لیہ نے اپنی والدہ محترمہ کے حالاتِ زندگی تحریر فرمائے ہیں۔ خلاصۃً قارئین کے استفادہ کے لئے پیش خدمت ہیں۔

محترمہ راج بی بی صاحبہ زوجہ مکرم جان محمد صاحب موضع بہادر حسین تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور میں پیدا ہوئیں جو قادیان کے جانب مغرب قریباً ۱۵ میل کے فاصلے پر واقع ہے۔ اس گاؤں کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اپنے دعویٰ سے قبل اپنے رفیق مکرم مولوی رحیم بخش صاحب سے ملنے وہاں تشریف لے جایا کرتے تھے۔ مولوی رحیم بخش صاحب احمدی ہو گئے تو مخالفت کے سبب ہجرت کر کے موضع تلونڈی جھنگلاں تشریف لے آئے۔

محترمہ راج بی بی صاحبہ ۱۸۸۱ء یا ۱۸۸۲ء میں پیدا ہوئیں۔ شادی کے بعد وہ موضع بھینی بانگر نزد قادیان آگئیں۔ ان کی شادی کے ایک دو ماہ بعد حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا وصال ہو گیا۔ آپ کو حضور کے جنازہ میں شامل ہونے کی توفیق ملی بتایا کرتی تھیں کہ انہیں خوب یاد ہے کہ باغ کے کس حصہ میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا جنازہ رکھا ہوا تھا۔ حضور کے وصال کے بعد انہوں نے حضرت حکیم مولوی نور الدین صاحب (اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو) کے ہاتھ پر بیعت کرنے کا شرف بھی حاصل کیا۔ میرے والد مکرم چوہدری کرم دین صاحب کا انتقال ۱۹۲۹ء میں ہوا۔ اس کے بعد سے والدہ صاحبہ نے اپنے بیوگی کے عرصے کو بڑے صبر اور استقلال کے ساتھ گزارا۔ والدہ صاحبہ کی وفات ۱۹۷۶ء میں ہوئی اور آپ بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہیں آپ کی اولاد میں چار بیٹے اور پانچ بیٹیاں شامل ہیں۔

مکرمہ والدہ صاحبہ اکثر حضرت اماں جان کی خدمت میں حاضر ہوا کرتی تھیں۔ آپ بہت مہمان نواز تھیں، نماز کی بڑی پابند اور جماعتی اجلاسوں میں بڑے شوق سے حصہ لیتی تھیں۔

قارئین الفضل سے درخواست ہے کہ وہ موصوفہ کو بلندی درجات کے لئے اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعارف

کتاب :۔ قریہ جاں
مصنّف :۔ سیّد ضمیر جعفری

سید ضمیر جعفری کی مزاحیہ شاعری شہرت اور قبولیت کی انتہائی بلندیوں کو چھو چکی ہے۔ ان کے فکاہی کلام کے چار مجموعے یعنی مافی الضمیر، ضمیریات، ضمیر ظرافت، اور متاعِ ضمیر، منصۂ شہود پر جلوہ گر ہو کر اہل ادب اور ارباب ذوق سے خراج تحسین وصول کر چکے ہیں لیکن زیر تبصرہ کتاب 'قریۂ جاں' ان کے سنجیدہ کلام کا مجموعہ ہے جس میں نظمیں بھی ہیں اور غزلیں بھی۔

قدرت نے ضمیر کو ایسے دلِ دردمند سے نوازا ہے جو تڑپتا ہے اپنی قوم کے لئے، اپنے وطن کے لئے بلکہ پوری نوع انسانی کے لئے وہ غمِ دوراں کو غمِ جاناں بنانے کا سلیقہ بھی جانتا ہے اور اس کے مؤثر اظہار کا قرینہ بھی۔ وہ اپنے معاشرے میں جب بے انصافی اور بے اعتدالی ظلم و ستم اور جبر و استبداد کے انسانیت سوز مظاہر کا مشاہدہ کرتا ہے تو اس کا حساس اور دردمند دل بے اختیار بلک اٹھتا ہے۔ اسکی یہی بلکن اور اس کی یہی تڑپ اشعار کا روپ دھار کر زینتِ قرطاس بن جاتی ہے۔

ضمیر کی شاعری مزاحیہ ہو یا سنجیدہ، ان میں فرق صرف ظاہری اور سطحی ہے ورنہ درحقیقت اس کی شاعری کے یہ دونوں دھارے ایک ہی سرچشمے سے ابلتے ہیں۔ ان کا ماخذ اور منبع صرف ایک ہے اور وہ ہے شاعر کا دلِ دردمند۔

'قریۂ جاں' کے مطالعے کے بعد اگر ضمیر صاحب کو اُردو کی جدید شاعری کا خاتم اور لفظ و بیان کا فاتح قرار دے دیا جائے تو اس میں مبالغہ نہ ہوگا۔ ان کے مطالعے اور مشاہدے کی کثرت اور وسعت نے ان کی شاعری میں بلا کی گہرائی اور گیرائی پیدا کر دی ہے۔ اسی میں ان کے کلام کی سحر آفرینی کا راز مضمر ہے۔ ان کے اشعار میں پھولوں کی مہک، شبنم کی طراوت، قوس قزح کی رنگینی، آبشاروں کی نغمگی، کہکشاں کی جھلملاہٹ اور نسیم سحری کی نرم روی جیسی تمام روح پرور لطافتیں دیکھی اور محسوس کی جا سکتی ہیں۔

بنیادی طور پر کتاب دو حصّوں میں منقسم ہے۔ پہلے حصّے میں نظمیں ہیں۔ اس کی ابتدا نعتیہ نظموں سے ہوتی ہے۔ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس سراپا رحمت اور تمام خوبیوں اور بھلائیوں کا پیکر ہے۔ اس لئے شاعر کی آپؐ کی ذات سے عقیدت و محبت اور شیفتگی و وارفتگی اوجِ کمال پر نظر آتی ہے۔ ایک نعت کے دو اشعار ملاحظہ فرمائیے ؎

محنت، مُزد، مشقت کے الجھے دھاگے سلجھائے
جو پانی دے فصل اٹھائے جو بوئے سو کھائے
وہ دانائے سُبل جو دل کے ٹوٹے شیشے جوڑے
سخن حلیمی، خلق کریمی، شبنم پتھر توڑے

شاعر کو آقائے نامدارؐ کے در پر حاضری کی سعادت حاصل ہوتی ہے تو اس عظیم ترین سعادت کے موقع پر اس کے جذبات و احساسات کی کیا کیفیت ہوتی ہے، اس کا کچھ اندازہ ان اشعار سے ہوتا ہے ؎

کیا کہیں جذبات کا عالم حرم کے سامنے
چاند سورج محوِ رقص و رم حرم کے سامنے
درد کا درماں اسی خاکِ شفا پیماں سے ڈھونڈ
پیاس کے صحرا میں پی زمزم حرم کے سامنے
اے زباں لفظوں پہ تیری دسترس کو کیا ہوا
کام کچھ آئی تو چشمِ نم حرم کے سامنے
یہ بھی اس مالک کی ہے بیکس نوازی کی عطا
آج پھر بیٹھے ہیں دیکھو ہم حرم کے سامنے

اسی حصۂ نظم میں 'میری چھب میری چھاں' کے عنوان سے شاعر کے ان نغموں اور ترانوں کو جمع کیا گیا ہے جن کے ہر شعر سے پھوٹنے والی حب الوطنی کی مہک پڑھنے والوں کے دلوں کو مہکا دیتی ہے اور ان میں اپنے پیارے پاک وطن کو سنوارنے اور سجانے کا ایک نیا ولولہ اور نیا عزم پیدا ہوتا ہے۔ ایک ترانے کے چند اشعار پر غور فرمائیے، کس بلا کی روانی اور بے ساختگی ہے۔

ہر آئینے میں تصویر مری
ہر پتّے پر تحریر مری
ہر کنکر لعل و جواہر سا
یہ مٹی ہے تقدیر مری

رستے بستے والانوں میں
سجرے گجرے کھلیانوں میں
ان گل دامن کہساروں پر
ان موتی لب میدانوں میں
پھول کھلانا بھول نہ جانا
دیا جلانا بھول نہ جانا

ہدیہ نعت اور 'میری چھب میری چھاں' کے بعد معافی نامے' کے عنوان کے تحت تین نظمیں، 'ادائے قرض' کے زیر عنوان پانچ نظمیں، 'پرپروانہ' کے نام سے نو نظمیں، 'بلاوا' کے باب میں ترپن نظمیں، 'حرف خراج' کے حصے میں گیارہ نظمیں اور 'ردائے دوش' کے عنوان کے تحت چھ نظمیں قاری کے قلب و روح کو سرور و کیف سے سرشار کرنے کے لئے موجود ہیں۔ نظم کا یہ پورا حصہ شاعری برائے زندگی' کا عظیم اور دلنواز شاہکار ہے۔

کتاب کا دوسرا حصہ شاعر کی ایک سو تیرہ غزلوں کا مجموعہ ہے جس کا نام 'کھلیان' رکھا گیا ہے۔ یہ غزلیں تغزل کی قدیم اور جدید روایات کا نہایت حسین و جمیل مرقع ہیں۔ ایک طرف فن کی باریکیوں اور نزاکتوں کو پوری طرح ملحوظ رکھا گیا ہے۔ دوسری طرف ان کے مضامین زندگی اور ماحول سے پوری طرح ہم آہنگ ہیں۔ شاعر کو تشبیہات و استعارات اور رموز و کنایات کے استعمال پر ایسی دسترس اور قدرت حاصل ہے کہ وہ انہیں بغیر کسی تکلیف اور ہچکچاہٹ کے ماہرانہ بلکہ ساحرانہ انداز میں یوں اپنے کلام میں سموتا ہے کہ کلام کا حسن، اس کی دلفریبی اور اس کی اثر انگیزی کئی آتشہ ہو جاتی ہے۔ ایک غزل کے چند اشعار ملاحظہ فرمائیے؛

آرزو کی کھیتیاں پکتی ہیں جلتی دھوپ میں
زندگی کاغذ کی تصویریں بنانے میں نہیں
تجھ کو کیا معلوم اپنی سرزمیں کی منزلت
اس کی مٹی تیر سا چلے آشیانے میں نہیں
ظرف ہو تو غم بھی اک نعمت ہے اک سوغات ہے
جو سکون رونے میں ہے وہ مسکرانے میں نہیں
جو چمک دیکھی ہے درویشوں کے ماتھے پر ضمیرؔ
ویسی چاندی، بادشاہوں کے خزانے میں نہیں

معنوی محاسن کے ساتھ ساتھ قریۂ جاں' ظاہری رعنائیوں اور زیبائیوں کا ایک ایسا رنگین گلدستہ ہے جو شائقین کے لئے ایک انمول تحفہ ہے اور ایک قابلِ قدر سوغات۔

(تبصرہ: حافظ افروغ حسن)

(اردو ڈائجسٹ نومبر ۱۹۸۹ء)

مکرم مولانا محمد منور صاحب

ایک روسی نوجوان سے ملاقات

سن تو صحیح طور پہ یاد نہیں۔ لیکن ساٹھ کے عشرہ کی بات ہے کہ ایک روز میں اپنے دفتر میں بیٹھا تھا کہ صبح صبح ایک نوجوان نے اندر آنے کی اجازت چاہی۔ میں نے اسے اپنے پاس بٹھایا اور آنے کا مقصد دریافت کیا۔ اس نے کہا کہ میں آپ کے پاس اس لئے آیا ہوں کہ آپ مجھے مسلمانوں کے مختلف فرقوں کے نام بتائیں اور یہ بھی بتائیں کہ ان میں باہم کیا اختلافات ہیں۔

میرے دریافت کرنے پر انہوں نے بتلایا کہ وہ دارالسلام (جو حکومت تنزانیہ کا دارالحکومت ہے) میں مقیم روسی سفارتخانہ کے ساتھ ملحق ہیں۔ اور ان کا کام مسلمانوں میں باہمی اختلافات کی ٹوہ لگانا ہے۔ میں نے کہا کہ ان اختلافات کا علم آپ کو فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔ کیونکہ کمیونزم اب خود دو بڑے بڑے دھڑوں میں تقسیم ہو چکا ہے۔ چین والے آپ کو کافر کہتے ہیں اور آپ ان کو کافر قرار دیتے ہیں اگر آپ خود متحد ہوتے تو مذہب پہ آپ کا اعتراض کسی قدر وزن رکھ سکتا تھا کہ اس میں اختلافات پائے جاتے ہیں۔ لیکن اب تو آپ خود اسی پھوٹ کا شکار ہو چکے ہیں۔ حالانکہ کمیونزم کے آغاز کو ابھی عرصہ ہی کتنا گذرا ہے جمعہ جمعہ آٹھ دن۔ اور آپ میں باہم اتنی دوری راہ پا چکی ہے کہ اب آپ کا متحد ہوتا ناممکن نظر آ رہا ہے۔

میں نے ان سے کہا کہ مجھے آپ سے شکایت ہے کہ آپ نے خلائی تحقیقات میں جو کامیابیاں حاصل کی ہیں ہم ان کی تعریف کرتے ہیں۔ لیکن ہم نے روحانی میدان میں جو ترقی کی ہے آپ اس کو درخورِ اعتنا نہیں سمجھتے آپ نے تو انسان کو بے وزن کر کے صرف اس کے جسم کو خلاء میں پہنچایا ہے ہم نے انسانی روح کی طاقتوں کو اجاگر کر کے اس کے مخفی کمالات کو واضح کیا ہے اور یہ ثابت کیا ہے کہ اس کائنات کے خالق کے ساتھ رابطہ پیدا کر کے انسان کو علوم غیبیہ پر اطلاع ہوتی ہے۔

سیدنا حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کو ایک ہی رات میں عربی زبان کے چالیس ہزار مادے سکھائے جانے اور اس کے نتائج سے میں نے اسے آگاہ کیا۔ ایک بزرگ جن کے ہاں اولاد نہیں ہوتی تھی۔ حضرت بانیٔ سلسلہ کی دعا کے نتیجہ میں اسے نرینہ اولاد حاصل ہونے اور ایک طالب علم عبدالکریم کے باؤلے کتے سے کاٹے جانے اور حضورؑ کی دعا سے اس کے معجزانہ شفاء پانے کے واقعات اسے بتائے۔

اس نوجوان نے کہا کہ میرا باپ مسلمان

باقی صــ۸ کالم ۳ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

منصور احمد مبشر

کھیل اور کھلاڑی

○ سندھ کی امیچوئر سائیکلنگ ایسوسی ایشن ایک سائیکل ریس کا اہتمام کر رہی ہے ۔ یہ ریس کراچی سے پشاور کے درمیان ۲۶ ر فروری تا ۲۸ ر مارچ منعقد ہو گی ۔ اس ریس کے اہتمام کا مقصد قیام امن کے پیغام کو پھیلانا اور ملک میں بھائی چارے کی فضا قائم کرنے کے لئے کوشش کرنا ہے ۔

یہ ریس قرار داد پاکستان کے سلسلے میں گولڈن جوبلی تقریبات کا ایک حصہ ہے جو حکومت سندھ کمشنر کراچی ڈویژن اور کراچی امیچوئر سائیکلنگ ایسوسی ایشن کے تعاون سے منعقد کی جا رہی ہے ۔

○ فروری کی ۱۲ سے ۲۳ تاریخ تک پاکستان کے عالمی شہرت یافتہ تاریخی شہر لاہور میں ورلڈ ہاکی کپ ۱۹۹۰ء منعقد ہو رہا ہے جس میں انڈیا ۔ کینیڈا ۔ سپین ۔ آسٹریلیا ۔ ہالینڈ ، سوویت یونین ۔ فرانس ۔ ویسٹ جرمنی ۔ انگلینڈ ۔ ارجنٹائن ۔ آئرلینڈ اور پاکستان کی ٹیمیں شرکت کر رہی ہیں ۔ انتظامیہ کے مطابق مہمان ٹیموں کی سہولت کے لئے انتظامات مکمل کر لئے گئے ہیں اور گراؤنڈز کو عالمی سٹینڈرڈ کے مطابق تیار کیا گیا ہے ۔ میچوں سے قبل مختلف ٹیمیں اس گراؤنڈ پر پریکٹس کر چکی ہیں ۔ پاکستانی ٹیم کے کوچ نے بتایا ہے کہ پاکستانی ٹیم کے کھلاڑیوں نے لمبا عرصہ بڑی سخت پریکٹس کی ہے اور ٹیم بہت مضبوط اور فارم میں ہے اور اچھا کھیل پیش کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے

○ ساتویں ورلڈ ہاکی کپ ۱۹۹۰ء کو آئی اے ۔ ایل (انٹرنیشنل ایڈورٹائزرز لمیٹڈ) سپانسر کر رہی ہے جس نے ۲ مختلف کمپنیوں سے کنٹریکٹ کیا ہے جو مارکیٹنگ کرنا چاہتی ہیں ۔ اس پراجیکٹ پر ۲۰ ملین روپے کی رقم خرچ ہو گی جو امید ہے واپس وصول ہو جائے گی اور متعلقہ اداروں میں برابر تقسیم ہو جائے گی جنہوں نے اس خرچ میں حصہ لیا ہے ۔

میچوں کے دوران ان کمپنیوں کی پراڈکٹس کے اشتہارات پاکستان ٹیلی ویژن نیٹ ورک ، پر دکھائے جائیں گے ۔ مغربی جرمنی ، سپین ملائشیا اور بی بی سی نے آئی ۔ اے ۔ ایل کے ساتھ کنٹریکٹ طے کیا ہے جس کے مطابق وہ ان میچوں پر رواں تبصرہ براہ راست اپنے ملکوں کو ٹیلی کاسٹ کر سکیں گے ۔

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں ۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز ، ربوہ

مسل نمبر ۲۷۳۳۳ :- MRS. ENCAS زوجہ احمد سعدی پیشہ تجارت عمر ۳۰ سال بیعت ۱۲/۷/۷۴ ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۱/۱۰/۸۸ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے ۔ (۱) طلائی زیور ۱۶۱ گرام مالیتی -/۳۲۰۰۰۰ روپے (۲) سٹال -/۲۵۰۰۰۰ روپے حق مہر -/۵۰۰۰۰ روپے ۔ میزان -/۶۲۰۰۰۰ روپے ۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۲۰۰۰۰ روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی ۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی ۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے ۔ الامتہ ۔ MRS ENCAS زوجہ احمد سعدی انڈونیشیا گواہ شد نمبر ۱ ۔ قمر الدین ولد HALUMI انڈونیشیا ۔ گواہ شد نمبر ۲ ۔ OBIH CARBIN S/O JAYA انڈونیشیا ۔

مسل نمبر ۲۷۳۳۵ :- میں منصورہ مبشر چوہدری زوجہ مبشر احمد صاحب قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۴۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 15/2-C/M.A.H.S محمد علی سوسائٹی کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴/۸/۱۹۸۹ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے ۔ (۱) حق مہر بذمہ خاوند محترم -/۳۱۰۰۰ روپے (۲) طلائی زیورات وزنی ۱۰ تولہ مالیتی -/۵۰،۰۰۰ روپے (۳) طلائی زیورات وزنی ۷ تولہ مالیتی -/۳۵۰۰۰ روپے ۔ رہائشی مکان برقبہ ۱۰۰۰ مربع فٹ مالیتی بیس لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی ۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے ۔ الامتہ ۔ منصورہ بیگم زوجہ مبشر احمد صاحب C-2-15 محمد علی ہاؤسنگ سوسائٹی کراچی ۔ گواہ شد نمبر ۱ ۔ محمود احمد مبشر وصیت نمبر ۱۵۶۷۰ ۔ گواہ شد نمبر ۲ ۔ مبشر احمد خاوند موصیہ ۔

مسل نمبر ۲۷۳۳۶ :- میں لطیفاً بی بی زوجہ عبد القادر قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۴۰ اولڈ سول لائن سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۵/۸۹ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی ہے (۱) طلائی کانٹے ۸ ماشہ مالیتی -/۲۲۰۰ روپے (۲) حق مہر -/۴۰ روپے (۳) سلائی مشین -/۱۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ -/۵۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی ۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے ۔ الامتہ ۔ لطیفاً بی بی زوجہ عبد القادر ۴۰ اولڈ سول لائن سرگودھا ۔ گواہ شد نمبر ۱ نصیر احمد انجم مربی سلسلہ احمدیہ وصیت نمبر ۲۵۷۴۶ ۔ گواہ شد نمبر ۲ ۔ مبارک احمد ولد علی حسین صاحب ۔

اعلان دار القضاء

○ " مکرم مولوی عبد المنان صاحب شاہد مربی سلسلہ متوفی اکتوبر ۱۹۸۸ء کی امانتی رقم اور پراویڈنٹ فنڈ کل قریباً -/۳۵۶۰۰ روپے آپ کی بیوہ محترمہ زہرہ بیگم صاحبہ کو ادا کئے جانے پر کسی وارث یا غیر وارث کو اعتراض ہو تو پندرہ یوم کے اندر قضاء میں اطلاع دے "

(ناظم دار القضاء ربوہ)

اعلان گمشدگی

○ کیا آپ کو قادیان سے واپسی پر کوئی بستر ملا ہے ۔ اگر ملا ہو تو دفتر الفضل سے رابطہ قائم کریں ۔

باغ برائے ٹھیکہ

○ باغ صدر انجمن احمدیہ واقع چھنی کھچی نزد محلہ دار العلوم جنوبی ربوہ کا پھل ٹھیکہ پر دینا مقصود ہے ۔ باغ کو ٹھیکہ پر لینے کے خواہش مند احباب جو صاحب حیثیت ہوں اور تجربہ رکھتے ہوں دفتر نظامت جائیداد میں اپنے بند ٹینڈرز ناظم صاحب جائیداد کے نام یکم مارچ ۱۹۹۰ء تک بھجوا دیں ۔

شرائط ٹھیکہ دفتری اوقات میں علاوہ تعطیل دفتر جائیداد میں ملاحظہ ہو سکتی ہیں ۔ (ناظم جائیداد)

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ نے فرمایا ہے کہ ہم سب کا فرض ہے کہ رفاہ عامہ کے کام تمام مذاہب کے لوگوں کے ساتھ مل کر کریں ، ہمیں کوشش کرنی چاہیئے کہ ہم زیادہ سے زیادہ وقت اس کام کے لئے صرف کریں ، یہ دوسری صدی ہے بھی زیادہ سے زیادہ رفاہ عامہ کے کاموں کے لئے ،

حبوب مفید اطھرا
HABOOB-I-
MUFEED-I-ATTHRA
۲۰ گرام -/۱۵ روپے
۶۰ گرام -/۴۵ روپے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعلیمی ادارے

رپورٹ جلسہ تقسیم انعامات نصرت جہاں اکیڈمی

نصرت جہاں اکیڈمی کا جلسہ تقسیم انعامات خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے مورخہ ۲۱، دسمبر ۱۹۸۹ء کو ہوا۔ کثیر تعداد میں طلباء اکیڈمی کے والدین بھی اس موقع پر موجود تھے۔ جلسہ کی صدارت محترم چیئرمین صاحب ناصر فاؤنڈیشن صاحبزادہ مرزا انس احمد نے فرمائی۔ جلسہ کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ عزیزم ممتاز احمد نے تلاوت کی۔ اس کے بعد عزیزم عطاء الرحیم زاہد نے نظم پڑھی۔ پھر عزیزم عطاء الرحمٰن نے اردو میں "آنحضورؐ کا بچوں سے حسن سلوک" پر ایک پرجوش تقریر کی۔ پھر خاکسار نے "KNOWLEDGE IS POWER" کے عنوان سے انگلش میں تقریر کی۔

اس کے بعد پرنسپل صاحب مکرم محمد خالد گورایہ نے اس سال کی رپورٹ پیش کی جس میں انہوں نے سال رواں میں ہونے والی ترقیوں اور کامیابیوں کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ اس سال نصرت جہاں اکیڈمی نے ہر میدان میں بہت ترقی کی۔ اس سال ہی چھوٹے سیکشن یعنی PREP اور ONE کلاسز کا اجراء ہوا۔ اسی طرح جماعت ششم و ہفتم میں شعبہ آرٹ کے تحت ہفتہ میں ۲، یا ۳، پیریڈز لگائے گئے اور مکرم عبدالصمد قریشی صاحب نے یہ پیریڈز لئے اور انہیں کی کاوشوں کے نتیجہ میں اب لڑکوں کی ہینڈ رائیٹنگ پہلے سے بہت اچھی ہو گئی ہے۔ اس سال جماعت ہشتم کی ریگنیشن (Recog-nition) بھی ہو گئی اور انسپکٹرز نے اس سکول کو ضلع جھنگ کا بہترین سکول قرار دیا۔ اسی کے ساتھ ساتھ جماعت ہشتم کا رزلٹ بھی سو فی صد رہا اور جماعت دہم کا رزلٹ بھی اسی طرح ۱۰۰٪ رہا جس میں ۶۰٪ لڑکوں نے فرسٹ ڈویژن حاصل کی اور باقی ہائی سیکنڈ ڈویژن میں پاس ہوئے۔

اس کے بعد مکرم طاہر احمد نسیم صاحب نے امسال نصابی اور غیر نصابی سرگرمیوں میں پوزیشن لینے والے لڑکوں کا اعلان کیا اور پہلے ہر کلاس میں اول، دوم اور سوئم آنے والے لڑکوں کو انعام دیئے گئے۔ محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب نے لڑکوں میں انعامات تقسیم کئے۔ اول آنے والوں کو کپ اور دوم اور سوئم آنے والوں کو کتابوں کا تحفہ دیا گیا تاکہ ان کی تعلیمی استعداد اور معلومات میں بھی اضافہ ہو اور ان میں آئندہ سال کے مقابلوں میں حصہ لینے کا شوق پیدا ہو۔

اس کے بعد سینئرز میں عزیزم عطاء الکلیم کو اور جونیئرز میں عزیزم شعیب احمد فضل کو بہترین کھلاڑی کا انعام دیا گیا اور مختلف معاونین کو بھی خصوصی انعام سے نوازا گیا۔

اس کے بعد جماعت دہم میں امسال سب سے زیادہ نمبر لینے پر عزیزم قاسم اسلام کو انعام دیا گیا اور اسی طرح اس کے بعد سب سے زیادہ نمبر لینے والے عزیزم عبداللہ سید اور پھر عزیزم کامران آفتاب کو بھی انعامات سے نوازا گیا۔

اس کے بعد اس سال اوّل آنے والے ہاؤسز یعنی ناصر ہاؤس اور محمود ہاؤس (جو کہ ۳۵، ۳۵، پوائنٹس لے کر برابر رہے تھے) کے انچارجز مکرم اظہر احمد صاحب اور مکرم داؤد احمد صاحب چٹھہ نے ٹرافی وصول کی۔ یاد رہے کہ محمود ہاؤس نے مسلسل تیسری مرتبہ ٹرافی جیت کر ہیٹرک کا اعزاز حاصل کیا۔

آخر میں مکرم صدر صاحب نے دُعا کروائی اور اس طرح یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

محمد نبیل
چیف پریفیکٹ نصرت جہاں اکیڈمی

عورتوں اور بچوں کے مشہور معالج
۱۹۱۱ء سے مصروفِ خدمت
مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)
• گوجرانوالہ فون ۲۸۴۴۷ • ربوہ فون ۹۰۶
• قلعہ کالروالہ • ملتان • کراچی

خبریں

ملکی خبریں

○ کراچی میں ایم کیو ایم اور پیپلز پارٹی میں یرغمالیوں کا تبادلہ عمل میں آیا۔ ایم کیو ایم نے پیپلز پارٹی کے ۱۸۔ اراکین اغوا کئے تھے جبکہ پیپلز پارٹی نے ایم کیو ایم کے ۹۔ افراد کو اغوا کیا تھا۔ دونوں اطراف نے اغوا کئے جانے والوں کو تشدد کا نشانہ بنایا تھا۔ اکثر یرغمالی انتہائی کمزور تھے اور لنگڑاتے ہوئے چل رہے تھے۔ دونوں اطراف سے یرغمالیوں کی رہائی تین دن کے مذاکرات کے بعد عمل میں آئی مذاکرات کی نگرانی کور کمانڈر جنرل آصف نواز اور سندھ فورس کے آئی جی میجر جنرل عبدالمعید نے کی۔ ابھی مزید افراد کی رہائی کا امکان ہے

○ پنجاب اسمبلی سے حزب اقتدار کے اراکین نے اپوزیشن کے رویے کے خلاف واک آؤٹ کر دیا۔ پنجاب اسمبلی میں سپیکر نے اپوزیشن کے رکن راجہ صفدر حسین کو ایوان سے نکال دیا اس پر سپیکر کے رویے کے خلاف اپوزیشن بھی واک آؤٹ کر گئی۔

○ مقبوضہ کشمیر میں یوم سیاہ منایا گیا۔ یہ یوم سیاہ مشہور کشمیری لیڈر مقبول بٹ کی چھٹی برسی پر منایا گیا۔ سری نگر میں بموں کے ۱۷۔ دھماکے ہوئے۔ حریت پسندوں کی اپیل پر مکمل ہڑتال رہی۔ سرکاری اور غیر سرکاری ادارے بند رہے

بقیہ:- ایک روسی نوجوان سے ملاقات

تھا میں بھی مسلمان تھا۔ مگر ماسکو یونیورسٹی میں پڑھائی کے دوران مجھے دماغی غسل دیا گیا اور اس طرح میرے ذہن سے مذہبی خیالات بالکل نکال دیئے گئے۔

میں نے اسے بتایا کہ توہم پرستی تو مذہب میں بھی جائز نہیں لیکن حقائق کو توہمات قرار دینا بھی تو علم کی ناقدری اور انسانی فکر کی توہین ہے وہ نوجوان بہت اعلیٰ انگریزی بولتا تھا۔ جب میں نے اس میں نرمی کے آثار پائے تو اسے احمدیت کا انگریزی ترجمہ مطالعہ کے لئے پیش کیا اس کے بعد وہ نوجوان دیکھنے میں نہیں آیا۔

غیر ملکی خبریں

○ جنوبی افریقہ کے سیاہ فام قوم پرستوں کی تنظیم کے سربراہ مسٹر نیلسن منڈیلا ۲۷، برس قید میں رہنے کے بعد رہا ہو گئے افریقن نیشنل کانگرس کے سربراہ کو ۱۹۶۴ء میں قید کی سزا سنائی گئی تھی۔

○ امریکی وزیر خارجہ نے روسی لیڈروں سے بات چیت کے بعد اس امر کی تصدیق کر دی ہے کہ امریکہ فوری طور پر نجیب اللہ کے استعفیٰ کا مطالبہ نہیں کرے گا۔

○ سری لنکا کے وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ سری لنکا میں بھارتی فوجوں کے قیام کو طول دینے کے لئے یہ جھوٹا پروپیگنڈہ کیا جا رہا ہے کہ سری لنکا میں تامل باشندے محفوظ نہیں ہیں۔

○ چین میں طلباء پر مزید پابندیاں عائد کر دی گئی ہیں۔ طلباء کو دیواروں پر پوسٹر لگانے سے منع کر دیا گیا ہے۔

○ مغربی جرمنی کے سربراہ مسٹر ہیلمٹ کوھل نے مشرقی جرمنی کے لیڈروں سے اتحاد کی بات چیت کی ہے۔ روسی صدر مسٹر گورباچوف نے اس بات چیت کو سراہا ہے۔

○ ایران کے روحانی رہنما آیت اللہ خامنائی نے اعلان کیا ہے کہ سلمان رشدی کے قتل کے بارے میں امام خمینی کا فتویٰ قائم ہے اور اس پر عمل درآمد ضروری ہے۔

○ چین میں پانڈے کی نسل ختم ہونے کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ پانڈا چین کا نایاب جانور ہے۔

پیشتر